بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ الاحد

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۷ رجب ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۳۷


# اُمّتِ مسلمہ کے نوجوانوں کی حیثیت سے اپنے منصب اور مقام کو پہچانو

## اس ضمن میں جو ذمہ واریاں تم پر عائد ہوتی ہیں انہیں نبھانے کی طرف متوجہ ہو

خلیفۃ المسیح الثالث

### خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کا ملخص

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ — اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ — اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا — يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

اس کے بعد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی ایک بڑی غرض یہ ہوتی رہی ہے کہ ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جو ایک طرف حقوق اللہ اور دوسری طرف حقوق العباد کا خیال رکھنے والی ہو۔ پہلی امتیں بھی لوگوں کی بھلائی کے لئے ہی پیدا کی گئی تھیں۔ لیکن امتِ محمدیہ ان تمام امتوں سے بہتر اور بزرگ تر ہے اس لئے کہ پہلے انبیاء کو کامل معروف اور منکر کی باریک باتیں نہیں سمجھائی گئی تھیں۔ لیکن تم اس امت کی طرف منسوب ہو۔ جس کو امر معروف اور المنکر کا کامل علم دیا گیا ہے۔ پس تم سے کامل طور پر المعروف کے مطابق عمل کرنے اور کرانے اور کامل طور پر المنکر سے بچنے اور بچانے کی توقع کی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ جو امتِ مسلمہ کے نوجوان ہیں آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے مقام کو پہچانیں اور جو ذمہ داریاں آپ پر عائد ہوتی ہیں انہیں سمجھنے اور پورے طور پر نبھانے کی طرف متوجہ ہوں۔

فرمایا کہ قرآن کریم میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذکر میں جو یہ آیت آئی ہے کہ

اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ

اس میں بنیادی طور پر وہ خصوصیتیں مذکور ہیں جن کا آپ کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں استعمال شدہ الفاظ القوی اور الامین کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے لحاظ سے القوۃ کے تین معنی ہیں

(۱) جسم کی قوت

(۲) دل کی مضبوطی اور

(۳) خارجی طاقت اور الامین کے معنی اس نوجوان کے ہیں جس میں اصولی طور پر تین قسم کی امانتیں پائی جائیں (۱) اللہ کی امانت (۲) رسولؐ کی امانت اور (۳) آپس کی امانت

القوۃ کے پہلے معنی کی تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خادم کی زندگی اس طرح گزرنی چاہئے کہ مناسب وقت میں ورزش کرے رکھنے میں محتاط ہو اور مناسب آرام کرے۔

دل کی مضبوطی کے ضمن میں فرمایا کہ اس کے لئے تقوے کی بھی ضرورت ہے جس سے انسانی قلب میں بزدلی اور کم زوری پیدا نہیں ہو سکتی۔ نیز فرمایا کہ دل کی مضبوطی کے لئے توکل چاہیئے۔ توکل یہ ہے کہ تدبیر میں کوشش کو انتہا تک پہنچانا اور نتیجہ خدا پر چھوڑنا اور فرمایا کہ ایمان کا کمال انسان کے دل کو مضبوط کرتا ہے۔ اور ایمان کو صحیح تربیت دینے کے لئے قرآن کریم کا سمجھنا ضروری ہے۔

خارجی طاقت اور قوت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مال کمانے میں بھی تقوے مدنظر ہو اور خرچ کرنے میں بھی تقوے کا خیال رہے۔ مال حلال ہی نہ ہو بلکہ طیب بھی ہو۔

(باقی صفحہ ۸ پر)



## اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۱۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے [redacted]

○ ربوہ ۱۹ اخاء — کل مورخہ ۱۸ اخاء کو نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی چند آیات کی پُرمعارف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بخل سے اجتناب کریں۔ اور اپنے اموال کو شرحِ صدر اور بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں

اس ضمن میں حضور نے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان چندوں کے وعدوں اور وصولی میں اس سال جو کمی ہے اسے احباب کو خاص توجہ کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔ احمدی بچوں کے ذمہ وقفِ جدید کا جو چندہ لگایا گیا تھا۔ اس میں بھی خاصی کمی ہے۔ حالانکہ آئندہ نسل کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام احمدی والدین اپنے بچوں کو اس نیک تحریک میں ضرور شامل کریں

---

○ مورخہ ۸ اخاء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم میانوالی کو بیٹی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت منصورہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

---

## ضروری اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں نرسری کلاس کے لئے مستقل اور مڈل کلاسز کے لئے عارضی طور پر ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ درخواست دہندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم۔ اے صدر لجنہ مرکزیہ۔ دفتر سکول ہذا میں مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بوقت ۹ بجے صبح انٹرویو لیں گی انشاء اللہ

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش

# حفاظت اسلام کا عظیم الشان نظام

ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے کبھی خالی نہیں رہی ہے یہاں تک کہ فیج اعوج کے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ مجددین اور ان کے خلفاء پیدا کرکے اسلامی زندگی کے ارتقاء کی منازل طے کراتا رہا ہے۔ ہر صدی میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کے خلفاء اس وقت تک کام کرتے رہے ہیں۔ جس وقت تک بعد میں آنے والا مجدد ظہور پذیر نہیں ہوتا رہا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی سلسلہ میں مجددین کی تکمیل اور ہر جہت سے عالمگیر کڑی ہیں۔ اگرچہ ہر مجدد کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں نبوت کی قوتیں حسب ضرورت ملتی رہی ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ شیطان کا آخری حملہ دنیا پر ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی پوری طاقتوں اور لشکروں کو میدان میں لے آیا ہے۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ کھڑا ہوا ہے۔ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا ہے تاکہ دشمن انسانیت کا مقابلہ پوری طاقت سے کیا جائے اور اس کو ایسی شکست دی جائے کہ وہ پھر نہ سر اٹھا سکے۔

یہ اسی روحانی نظام کے تسلسل میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ یہ ایک سلسلہ اصلاح و ارشاد ہے جس کا فیصلہ آسمان پر اول روز سے ہو چکا ہے اس لئے صراط مستقیم وہی ہے جو اس نظام کے اندر سے نکلتی ہے۔ عقل کی پگ ڈنڈیاں گو بظاہر کتنی ہی دلکش کیوں نہ ہوں۔ آخرکار گمراہی کی وادیوں میں بھٹک جاتی ہیں۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں دنیوی اجتماعی خیر و فلاح کے لئے نظام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی نظام کے بغیر اسلامی اخلاق فاضلہ کی بھی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ روحانی نظام قائم کیا ہے۔ جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ اور جیسا کہ کہا ہے کہ کوئی زمانہ اس نظام کے حلقہ سے باہر نہیں رہا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر وقت اس سلسلہ کو جاری رکھا ہے۔ اور زنجیر کی کوئی کڑی نہ تو کم ہوئی ہے۔ اور نہ کہیں سے ٹوٹی ہے۔ البتہ دنیا اس سے فائدہ اٹھاتی رہی ہے یا نہیں یہ الگ بات ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی بدی کے حدود تک خود مختار بنایا ہے دونوں قسم کے رجحانات کے لئے قوت عمل فطرت میں ودیعت کر دی ہے۔ مگر ساتھ ہی دین کی شمع بھی روشن کر دی ہے۔ جو صراط مستقیم کی راہوں کو منور کرتی ہے۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا انسان کا کام ہے۔ جس کو اختیار ہے چاہے سیدھا راستہ اختیار کرے یا پگ ڈنڈیوں میں اٹک کر بھٹکتا پھرے۔ اسی لئے دنیا میں جو برائی پھیلی ہوتی ہے۔ اور جس طرح آج خود اسلام کے نام لیوا بھی دینی لباس سے عاری ہو چکے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے اپنے اختیار کا غلط استعمال کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنی ان سنی کر دیا ہے۔

عقل انسانی بذات خود نہ اچھی ہے نہ بری۔ البتہ اس کا استعمال اچھا یا برا ہوتا ہے۔ اگر نیکی کے کاموں میں استعمال کی جائے۔ تو انسان نیکی میں ترقی کرتا ہے۔ ورنہ کامیاب ڈاکو اور چور اور دوسرے بدکردار لوگ بھی اپنے برے افعال میں عقل ہی سے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

یہی چیز ہے جس سے اس زمانہ میں عقل کے بارے میں بد پرہیزی ہو رہی ہے۔ اور انسان دنیا کی دلآویزیوں کو ہی اپنی منزل قرار دے بیٹھا ہے۔ ایسے زمانہ میں ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انا الموجود کا اعلان ذرا زیادہ نمایاں طور سے شائع کیا جاتا۔ تاکہ شیطان نے جو عقل پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کو اس کے چنگل سے رہائی دلائی جائے اور عقل کو نیکی کے لئے استعمال کرنے کی راہ ہموار کی جائے۔

اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ قرآن و سنت کی روشنی میں وہ اسلام کے صراط مستقیم کی اپنے قول و عمل سے نشاندہی کریں۔ اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت قائم کیا ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مالہ و ماعلیہ کی پوری پوری وضاحت کر دی ہے۔ آیۂ استخلاف میں خلافت کے قیام و استحکام کے تمام لوازم بیان کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پیشگوئی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا صحیح نمونہ خلفاء راشدین کی صورت میں پیش کیا۔ اس کے بعد تاریخ اسلام میں جو انتشار پیدا ہوا وہ بھی الٰہی منشاء سے ہوا ہے۔ تاکہ اہل اسلام جان لیں۔ کہ ظاہراً خلافت سے محرومی اور محض عقل و طاقت پر بھروسہ کیا۔ خطرات اپنی آغوش میں پال لیتے ہیں۔ یہ سب باتیں جو تاریخ اسلام میں اب تک ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ حدیث "خلافت علی منہاج النبوت" میں پیشگوئی کے طور پر بیان کر دی گئی ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ کہ خلافت ازسرنو قائم ہوگی جو قیامت تک قائم رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ نظام فی ذاتہ بہت بڑی قوت ہے جس کا دینی ظہور خلافت ہے۔ اس لئے اسلام کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ آج عیسائیت باوجودیکہ اس کے اصول توہم پرستی کے حامل ہیں محض نظام ہی کی وجہ سے قائم ہے۔ اگر پوپ کا نظام عیسائیت میں نہ ہوتا تو آج اس کا نام و نشان بھی دنیا میں نہ ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام سراسر سچائی ہے۔ مگر گزشتہ ایک ہزار سال سے اس میں نظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے انتشار پھیلتا چلا گیا ہے۔ اور آج وہ اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت کام کر رہی ہے۔ مگر آج اس نے اپنی مصلحت کے مطابق چاہا ہے کہ خلافت کا نظام ازسرنو قائم ہو۔ اس لئے اسلام کا مستقبل نہایت روشن ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

---

## قطعہ

ہم نے جانا نہ کچھ وفا کے سوا
کوئی اپنا نہیں خدا کے سوا
عقل کی بے بسی سے ثابت ہے
کوئی چارہ نہیں دعا کے سوا

(تنویر)

---

ہر صاحب حیثیت حسب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

# کفنِ مسیح

## عصائے موسیٰ کے بعد ردائے عیسیٰ

(مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مبئی)

(۳)

رومی سپاہی جو پہرے پر متعین تھے ان میں بھی کئی مسیح سے ہمدردی رکھتے تھے۔ ایک سے تو ان کی پیاس کی شدت بھی نہیں دیکھی گئی تھی اور سرکنڈے پر سرکہ چسایا تھا۔ سپاہیوں کے سردار کے متعلق آتا ہے کہ وہ اگر مسیح کا مرید نہیں تھا تو ہمدرد ضرور تھا۔ اس صورت میں یہ سپاہی مسیح کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیسے کر سکتے تھے ان کے ساتھ جو زیادتیاں کیں وہ یہودیوں نے کیں مگر وہ بھی گھونسوں۔ مکّوں اور طمانچوں سے آگے نہیں بڑھیں۔

پھر ہم انجیل یوحنا میں پڑھتے ہیں کہ جب تھوما حواری نے مسیح کو پہچاننے میں شک کیا تو انہوں نے ان کو اپنے ہاتھوں اور پسلی کے زخم دکھائے۔ حالانکہ اگر ان کے پیروں میں میخیں ٹھونکی جاتیں تو ان کے زخموں میں سب سے بڑا زخم یہی ہوتا۔ اس لئے وہ تھوما کو سب سے پہلے یہی زخم دکھاتے۔ البتہ لوقا $\frac{43}{41}$ کی روایت یہ ہے کہ مسیح نے تھوما کو ہاتھ اور پیر دکھائے مگر یہ لوقا کی طرف کی تحریر معلوم ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں واقعاتِ مسیح کا عام تذکرہ کیا ہے وہاں ہاتھ اور پیر دونوں میں میخیں ٹھونکنے کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن جہاں صلیبِ مسیح سے متعلق محققوں کے حوالے درج کئے ہیں وہاں یہ حوالہ درج کیا ہے کہ مسیح کے پیروں میں میخیں نہیں ٹھونکی گئی تھیں۔ اس لئے کہ پیروں میں میخیں ٹھونکنے کا رواج نہیں تھا۔ (دیکھئے تحفہ گولڑویہ صہ ۲۳۲)۔

سائنسدانوں نے فوٹو کی مدد سے یہ جو کہا ہے کہ ہاتھ میں کیلیں ہتھیلی کی بجائے کلائی یا بازو پر ٹھونکی گئی تھیں یہ قول بھی قابلِ جرح ہے۔ بازو کا زخم بہ نسبت ہتھیلی کے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اور اگر کیلیں کلائی پر ٹھونکی جاتیں تو ہتھیلی بیکار ہو جاتی ہے حالانکہ جناب مسیح نے غار سے نکلنے کے بعد اس قسم کی کسی تکلیف کا اظہار نہیں کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پیروں میں میخیں ٹھونکنے کی تحقیق کو اس لئے اہمیت دی جاتی ہے کہ اس سے یہ نظریہ قائم کرنے میں مدد ملتی ہے کہ مسیح صلیب پر اخیر تک زندہ رہے۔ چونکہ وہ اس صورت میں تختے کے اوپر پنجوں کے بل کھڑے تھے اور سینے پر زور کم پڑ رہا تھا۔

اگر واقعہ یہ ہے تو محققوں نے یہ نظریہ قائم کرنے میں غیر ضروری تکلف سے کام لیا ہے۔ صلیب کی جو تفصیل آئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح کی دونوں ٹانگیں مضبوط رسّی سے لکڑی میں اس طرح کس کر باندھ دی گئی تھیں کہ دورانِ خون تک رُک گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ جس آدمی کو اس طرح لکڑی سے جکڑ دیا گیا ہو اس کو جسم کا وزن سنبھالنے کے لئے تختے کے سہارے یا پنجوں پر کھڑے ہونے کی ضرورت کیا ہوگی؟ یہ ضرورت تو اس وقت پیش آتی ہے جب جسم رسّی کے اندر سے نیچے کی طرف سرک رہا ہو۔ اور یہاں تو مسیح کا بدن بندھنوں کے باعث لکڑی سے بالکل چپکا ہوا تھا۔

بہرحال یہ ایک قابلِ غور مسئلہ ہے اور یہ کچھ ضروری نہیں کہ یہ نشانات دیکھ کر سائنسدان جو نتائج اخذ کریں ہم وہ من وعن مان لیں۔ بعض اوقات انسان غیر شعوری طور پر بھی کسی چیز کو واقعات کی بجائے روایت یا عقیدے کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اس کی دوسری مثال ILLUSTRETED VEEKLY OF INDIA کے مضمون نگار کا پسلی کے زخم پر یہ تبصرہ ہے کہ اس سے جو خون اور پانی نکلا وہ مُردہ جسم کا تھا۔ اس لئے کہ وہ گاڑھا اور منجمد تھا۔ اس نے لکھا ہے کہ خون کے ماہر ڈاکٹروں نے کفن کے اس مقام کا معائنہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔

مضمون نگار کو یہ خلافِ واقعہ بات کہنے پر کس جذبے نے ابھارا۔ کیا وہ اس طرح مسیح کو صلیب پر مردہ ثابت کرنا چاہتا ہے؟ حالانکہ جتنے عینی شاہد ہیں۔ جیسے یوحنا۔ یوزیفس۔ حکیم نقادیمس اور یوسف آرمیتیہ۔ ان سبھوں کی شہادتیں یہ ہیں کہ اس زخم سے سیال خون اور پانی بہہ رہا تھا اور مکتوب اسکندریہ کے مطابق وہ کفن کے اندر بھی بہتا رہا۔ چونکہ حکیم نقادیمس نے زخم کا مُنہ کھلا چھوڑ دیا تھا "تاتنفس کے بحال ہونے میں مدد ملے۔"

مسیحی روایات کا مطالعہ کرتے وقت یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ یہ قوم واقعات کے بیان کرنے میں جیسے افراط و تفریط سے کام لیتی ہے اس کی مثال کسی دوسرے معلومہ ادب میں نہیں ملے گی۔ مسیح کو ہی لے لیجئے کہ انہیں جب بڑھایا تو آسمان پر خدا کی داہنی جانب بٹھا دیا اور جب گرایا تو صلیب پر "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہلوا دیا۔ قرائن عقلی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے مسیح اور مسیحیوں کی داستانِ مظلومی بیان کرنے میں بڑی مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔

ان جزوی اختلافات کے بعد اب ہم پھر وہاں آتے ہیں جہاں جناب مسیح صلیب پر لٹک رہے ہیں۔ یہ لگتا ہے حضرت مسیح صلیب پر ہیں۔ ان کے ہوش و حواس قائم ہیں۔

وہ اپنی مادرِ مہربان سے ملاقات کر رہے ہیں اور یوحنا کو ان کی خبرگیری کی تاکید کر رہے ہیں۔ یروشلم میں قیامت خیز گرمی پڑ رہی ہے۔ اہلِ طبیعات کا خیال ہے کہ عناصر میں کوئی تغیر رونما ہونے والا ہے۔ مسیح صلیب پر نیم جان ہو جاتے ہیں۔ ایک سپاہی ان کو اسفنج کا ایک ٹکڑا سرکہ میں بھگو کر اور ایک لمبے سرکنڈے پر رکھ کر چُسا تا ہے جس سے پیاس کی شدت کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ سہ پہر کو ایک دردناک چیخ مار کر خاموش ہو جاتے ہیں اور ان کا سینہ چھاتی کی طرف ڈھلک آتا ہے۔ یہ سماں دیکھ کر کائنات لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ فضا سسکنے اور زمین چیخنے چنگھاڑنے لگتی ہے۔ یروشلم میں ایک خوفناک زلزلہ آتا ہے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ ہیکل کی دیواریں پھٹ جاتی ہیں معلوم نہیں یہ مسیح کا معجزہ تھا یا قدرت کا ردِّ عمل؟

یروشلم کا یہ منظر دیکھ کر آفتاب بھی افق کی طرف چلا جاتا ہے اور سُنہری و روپہلی کرنیں چھوڑنے کی بجائے سیاہ ماتمی لباس میں روپوش ہو جاتا ہے۔ چاند آسمان پر نکلا ہے مگر اس کا نورانی چہرہ بھی آج کائنات کی سوگوار فضا میں چھپ گیا ہے ہر طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ رومی سپاہی مسیح کو صلیب سے اتارنے آئے ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ پہلے ان کی پنڈلیاں توڑ دی جائیں مگر یوحنا اور یوزیفس التجا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مر چکا ہے۔ ان کی ہڈیاں توڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سُنکر رومی سپاہی ان کے بائیں بُن ران کے پاس بھالا مارتا ہے مگر ان کے بدن میں کوئی حرکت ہوتی ہے نہ تشنج۔ رومی سپاہی انہیں مُردہ سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے اور یہیں انسانی تدبیر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اب دیکھئے کہ اس بے گناہ انسان کو بچانے کے لئے قدرت کی کون سی تدبیر ظہور میں آتی ہے۔

پسلی کے زخم کے متعلق بھی عام روایت یہ ہے کہ وہ بہت گہرا تھا اور پسلی کو چھیدتا ہوا دل کے قریب تک پہنچ گیا تھا۔ سائنسدانوں نے بھی اپنی تحقیقات کی بنیاد اسی پر رکھی ہے مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ایک خفیف سا چھید قرار دیا ہے اور یہی بات قرینِ قیاس ہے ورنہ مسیح کا دوسرے ہی دن صحت مندوں کی طرح چلنا پھرنا دشوار تھا۔ (ایام الصلح صہ ۱۲۵)

بہرحال جب رومی سپاہی مسیح کی پسلی چھید کر چلا گیا تو یوحنا اور یوزیفس نے دیکھا کہ اس زخم سے خون اور پانی بہہ رہا ہے۔ جو دورانِ خون اور زندگی کی علامت ہے۔ حکیم نقادیمس جو ایک طبیب حاذق تھا اور جس کو شاید طب کے بعض سربستہ اسرار بھی معلوم تھے وہ جب آیا اور زخم سے خون اور پانی بہتا دیکھا تو چیخ اٹھا کہ مسیح کے جسم میں جان باقی ہے اور ان کو فوراً ہوش میں لانے کی تدبیر کرنی چاہیئے۔

پہلے اس نے یوحنا اور یوزیفس کی مدد سے مسیح کا جسم نہایت احتیاط کے ساتھ صلیب سے اتارا۔ آہستہ آہستہ ہاتھوں کی کیلیں نکالیں۔ پھر "یوزیفس" کو وہ دوا لانے بھیجا جو غالباً انہیں المناک گھڑیوں کا احساس کر کے انہوں نے پہلے ہی تیار کر رکھی تھی۔

"یوسف آرمیتہ" جو در پردہ مسیح کا مرید تھا اس وقت پیلاطوس کے پاس تھا اور یہ کوشش کر رہا تھا کہ اس سے مسیح کی تجہیز و تکفین کی اجازت لے لی جائے ۔ وہ یہ اجازت نامہ لے کر گلگتھا آیا اور مسیح کو اٹھا کر قریب ہی اپنے ایک باغ میں لے گیا وہ "کفنِ مسیح" کے لئے ایک مہین سوتی کپڑا بھی لایا۔

حکیم نقادیمس ان کی زندگی کی طرف سے پُر امید تھے۔ انہوں نے یوسف سے کہا کہ مسیح زندہ ہے صرف غشی طاری ہو گئی ہے اور انشاء اللہ اس دوا سے یہ ہوش میں آجائیں گے۔ یہ کہہ کر پہلے اس کپڑے پر جو یوسف لایا تھا۔ دوا اور مصالحہ کی ایک تہہ جمائی۔ اس کی مہک بڑی تیز تھی جو ناک کو خوب چبھتی تھی۔

یونیقیس کا بیان ہے کہ مسیح اور ان کے برادران طریقت اسی دوا سے موت نما غشی کا علاج کرتے تھے اور یہ نسخہ ان برادران کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں تھا۔ ممکن ہے کہ یسوع مسیح نے بھی اسی دوا کی مدد سے مُردے زندہ کئے ہوں۔

بہرحال پہلے اس کپڑے پر وہ دوا لگائی گئی پھر وہ کپڑا مسیح کو اوڑھا دیا گیا یا جسم کے ارد گرد لپیٹ دیا گیا اور مسیح کا مصلوب جسم پوری طبّی تدابیر کے ساتھ اسی باغ کے ایک محفوظ غار میں رکھ دیا گیا۔ اسی غار میں اور بھی مفرح اور جان بخش خوشبوجات چھڑک دی گئیں۔ جناب مسیح تیس گھنٹوں تک اسی غار میں پڑے رہے۔

اس کے بعد اچانک عناصر ارضی میں تغیرات کے آثار رونما ہونے لگے۔ جو نوجوان مسیحی غار پر پہرہ دے رہا تھا اسے یکایک غار سے ایسی مہک آئی جیسے زمین سے آگ نکلتے وقت آتی ہے۔ اسی وقت ہوا کے ایک جھونکے سے وہ چراغ بھی بجھ گیا جو غار میں جل رہا تھا۔ اور غار "کیمرہ بین" کے اندھیرے کمرے DARK ROOM کی طرح ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک انسانی آواز بھی غار سے آئی۔ پہرہ دار جب غار میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ مسیح کا سینہ زور زور سے دھڑک رہا ہے۔ ہونٹ ہل رہے ہیں اور آنکھیں کھلی ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ شخص گھٹنوں کے بل جھک گیا اور مسیح کے سر کو سہارا دیا۔ (باقی)

# زندہ اور کامل نبی صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک $\frac{184}{7.R}$ ڈاکخانہ کچھی والا ضلع بھاولنگر)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی جماعت کو جو تعلیم حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دی ہے اس کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان برتر از وہم و گمان ہے اور حضورؐ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہیں حضورؐ ہر ایک فضیلت، ہر خیر و برکت اور تمام قسم کے اعلیٰ کمالات اور فیوض و برکات کے جامع اور سب روحانی انعامات کا منبع اور سرچشمہ ہیں ۔ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کے بغیر خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی روحانی مقام حاصل کر سکتا ہے ۔ حضرت رسولِ عربیؐ ہی درحقیقت وہ زندہ نبی ہیں جن کے فیوض معجزات اور نشانات اور روحانی تاثیرات و برکات تا قیامت جاری ہیں ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص حضورؐ کے فیض کی برکت کے نتیجہ میں کوئی معجزہ یا نشان دکھاتا ہے یا کوئی مقام پاتا ہے وہ معجزہ یا نشان یا مقام دراصل رسول مقبولؐ کی طرف ہی منسوب ہوگا اور حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ گزشتہ انبیاء کے بعض کمالات کو حضورؐ کے فیض اور کامل اطاعت کی برکت سے پاسکتے ہیں۔

ان تمام امور کے بارہ میں ذیل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

(۱)

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ... خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاءٔ اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی .... وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا وہ محرومِ ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبیؐ کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبیؐ کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵، ص۱۱۶)

(۲)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت، نئی کتاب نہ آئے گی۔ نئے احکام نہ آئیں گے یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے"

(اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء)

(۳)

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ... بجا یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس پر اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا"۔ (کشتی نوح)

(۴)

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امّت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصّے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ اُمّت جو شرفِ اتّباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہبِ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے"۔ (چشمہ مسیحی ص۱۸)

(۵)

"وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصّوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں"۔ (چشمہ مسیحی ص۲۴)

(۶)

"تم اس رسولؐ کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو"۔ (ایضاً ص۲۵)

(۷)

"نبیؐ کریم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے"۔

(اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵-۲۶-۲۷ اخاء/اکتوبر) میں ہر مجلس کے نمائندے شریک ہوں گے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

## اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

# مکرم مولوی ابو الفضل محمود صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم ملک محمد اکرم صاحب ربوہ)

مکرم مولوی ابو الفضل محمود صاحب ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۳۰ تبوک بروز سوموار صبح پونے چار بجے اس جہان فانی سے رحلت کر کے اپنے حقیقی مولیٰ کریم سے جا ملے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم مولوی صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مجھے ان سے گذشتہ ماہ جولائی میں پہلی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا جبکہ آپ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ بڑی شفقت سے ملے۔ جب میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میں جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں تو بہت خوش ہوئے اور مجھے بہت سی نصائح کیں۔ کہنے لگے اس وقت روئے زمین پر واقف زندگی سے بڑھ کر کوئی معزز شخص نہیں ہے۔ بشرطیکہ واقف زندگی اپنے مقام کو سمجھے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم دولت (دنیا) کے پیچھے چلوگے تو آگے آگے بھاگے گی۔ اگر تم اس کو چھوڑ دوگے تو وہ تمہارے پیچھے بھاگے گی۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی بھوکا نہیں چھوڑتا ہاں ابتلا کا آنا بھی ضروری ہے تا وہ اپنے بندوں کو آزمائے

مکرم مولوی صاحب مرحوم بہت منکسر المزاج تھے۔ چھوٹے بچوں کو بھی بڑی محبت سے ملتے تھے۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا بہت شوق تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب اور سلسلہ کا لٹریچر اپنی نوجوانی کے زمانہ میں بہت شائع کیا اور اس کی وسیع اشاعت کی

ایک دن مجھے نصیحتاً فرمانے لگے کہ دیکھو! خلیفہ وقت کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ اس کو خود خدا تعالیٰ کھڑا کرتا ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو بہت سنتا ہے۔ اس لئے تم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے بکثرت خط لکھتے رہا کرو۔ اس ضمن میں آپ نے اپنے کئی واقعات سنائے اور بتایا کہ جب کبھی کوئی مرحلہ پیش آیا تو حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مشکل دور کر دی۔

مکرم مولوی صاحب مرحوم اگرچہ کسی کالج یا عربی مدرسہ میں نہیں پڑھے تھے تاہم عربی زبان پر خاصا عبور حاصل تھا۔ قرآن کریم اور حدیث کو بڑے پیارے لہجے میں پڑھتے تھے اور کسی آیت یا حدیث کو درست نہ پڑھنا ان کو سخت ناپسند تھا

اور کہتے تھے کہ اس سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے کہ صرف مفہوم اپنی زبان میں بیان کر دیا جائے۔ آپ کا حافظہ آخر وقت تک بہت اچھا تھا۔ جب کوئی پرانا واقعہ بیان کرتے تو باقاعدہ تاریخ اور سن بھی بتاتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ کہا کرتے تھے تبلیغ کرنے سے میرے کاروبار کو کبھی نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ بہت فائدہ ہوا ہے

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ——— کہ خداوند کریم مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

# اسلام اور ذات پات

(مکرم مبارک احمد صاحب پشاور چھاؤنی)

آپ کی ذات کیا ہے؟ یہ ہے وہ سوال جو لڑکے یا لڑکی کے رشتہ کی بات کرنے پر اس زمانہ میں لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کی لڑکیوں کے نکاح غلاموں سے کر دئے اور غلام بھی وہ جو حبشی النسل تھے۔ اسی طرح اس زمانہ کے مامور اور اس کے خلیفہ نے معزز زمیندار گھرانوں کی لڑکیوں کے نکاح افریقی طالب علموں سے کر دئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود مغل تھے۔ مگر شادی دہلی کے سید خاندان میں کی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام ذات پات کی حدود میں بسنے والوں کو ایک عالمگیر برادری اور ایک عالمگیر روحانی رشتے میں منسلک کرنے کے لئے آیا تھا۔ ایک مسلمان اور احمدی لڑکی کے نکاح کے لئے لڑکے کا مسلمان اور احمدی ہونا کافی ہے۔ طرفین کی شکل صورت، عادات و اطوار تو دیکھے ہی جاتے ہیں۔ لیکن گوجر۔ جٹ۔ ارائیں۔ راجپوت یہ اسلام اور احمدیت کے نزدیک مہمل الفاظ ہیں۔ رشتہ کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ تو ہیں نیک نیت۔ دلی قبولیت اور خلوص و وفاداری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ بھی جماعت کو نصیحت فرماتے رہے کہ اپنا عملی نمونہ درست کرو۔ حضور نے کبھی ذات کو اہمیت نہیں دی۔ اس ذات پات کے چکر نے رشتے ناطے کا دائرہ بہت محدود کر دیا ہے۔ کئی لڑکیاں اپنی ذات میں رشتہ تلاش کرتے کرتے شباب کی وادی سے بڑھاپے میں داخل ہو گئیں۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا کہ اس برصغیر میں ذات پات ہندو مذہب کی یادگار ہے۔ ذات نے منوجی کے ہاتھ سے جنم لیا۔ لہٰذا ہمیں منوجی کے طریق پر چلنے کی بجائے بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

اگر ذات کے فضول دائرے کو توڑ دیا جائے تو رشتہ ناطہ کی مشکلات بڑی حد تک دور ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح والدین کی ایک بہت بڑی مشکل حل ہو سکتی ہے۔

## قائدین خدام الاحمدیہ سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے بجٹ جلد ارسال کریں

سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۳ اگست تھی۔ مگر ابھی تک متعدد مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچے۔ قائدین صاحبان اس طرف توجہ کریں اور اولین فرصت میں بجٹ تشخیص کروا کر مرکز ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## شکریہ احباب

میرے شوہر مکرم و محترم جناب حافظ محمد عمر صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نے خود تشریف لا کر ہمدردی اور اظہار تعزیت فرمایا بہت سی بہنوں اور بھائیوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ سے بھی دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کراچی سے بذریعہ تار تعزیت کا اور افسوس کا پیغام بھجوایا۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور تمام بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ احباب سے گذارش ہے کہ میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں صبر جمیل دے اور حافظ صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین

نوٹ:۔ جن احباب کو ان کے حالات یا کسی جلسہ یا مناظرہ کے حالات معلوم ہوں تو وہ ہمیں تحریر فرما دیں۔ جزاکم اللہ

## اعلان برائے فروخت

تعلیم الاسلام کالج بوٹنگ کلب اپنی تین پرانی کشتیاں فروخت کرنی چاہتا ہے کشتیاں کسی وقت بھی دریائے چناب پر کالج کے ملازم سردار محمد کے ذریعہ دیکھی جا سکتی ہیں۔ خواہشمند احباب صدر روئنگ کلب کی معرفت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج سے رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

**دعائے مغفرت** خاکسار کی والدہ مکرمہ مورخہ یکم اکتوبر کو اچانک فوت ہو گئی ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہر طرح اپنا فضل نازل کرے۔ آمین۔

(ظفر حسین حبشی احمدی ساکن شرباگہ ضلع گوجرانوالہ)

# عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

(۲)

۳۷ - مکرم محترم جناب محمد احمد صاحب بذریعہ مکرم محترم جناب حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا ۱ — ۰۰
۳۸ - محترمہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱ — ۰۰
۳۹ - محترمہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ۔۔ ۱۳ — ۰۰
۴۰ - مکرم محترم جناب محمد عبداللہ صاحب اودھمہ ضلع سرگودہا ۱۹ — ۰۰
۴۱ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ منور احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور ۹۰ — ۹۵
۴۲ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالقادر صاحب رحمانپورہ ۔۔ ۲۹ — ۰۰
۴۳ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالمالک صاحب محمد نگر ۔۔ ۲ — ۰۰
۴۴ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ مجید احمد صاحب ۔۔ ۷ — ۰۰
۴۵ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ کیپٹن عبدالواحد صاحب ۔۔ ۵۰ — ۰۰
۴۶ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالرؤف صاحب ۔۔ چھاؤنی ۱۹۶ — ۵۰
۴۷ - احباب جماعت احمدیہ محمد نگر لاہور بذریعہ مکرم عبدالمالک صاحب ۱۰۰ — ۰۰
۴۸ - مکرم محترم جناب عبدالقیوم صاحب فاروقی پرانی انارکلی لاہور ۴۲ — ۹۵
۴۹ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبداللطیف صاحب بہادر پورہ ڈاکخانہ لاہور ۱۵ — ۰۰
۵۰ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو ۔۔ ۱۰ — ۰۰
۵۱ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالمالک صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۳۱ — ۸۱
۵۲ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ بشارت احمد صاحب سلطان پورہ ۔۔ ۲۰ — ۲۵
۵۳ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ چوہدری عبدالرحمان صاحب پاکپتنی ۔۔ ۳ — ۰۰
۵۴ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب کالس رائے ونڈ لاہور ۲ — ۰۰
۵۵ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ نور احمد مرتضےٰ صاحب ۔۔ ۱ — ۰۰
۵۶ - مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید منجانب منیر احمد خان شہید ۱۰ — ۰۰
۵۷ - احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم محترم جناب مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی ۱۲۲ — ۰۰
۵۸ - مبشر احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی بذریعہ منور احمد صاحب ۶ — ۰۰
۵۹ - مکرم ملک صفدر علی صاحب ۔۔ ۱ — ۰۰
۶۰ - مکرم عبدالہادی صاحب رحیم یار خان ۱۲ — ۰۰
۶۱ - مکرم محترم جناب غلام رسول صاحب مسلم موضع جھول رحیم یار خان ۱۰ — ۰۰
۶۲ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ نذیر احمد صاحب ایس ڈی او کوٹ سبحانہ ۱۰ — ۰۰
۶۳ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ غلام رسول صاحب ساہیوال ۱۵ — ۰۰
۶۴ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ ناصر احمد صاحب محمود چک ۲۸۵ ساہیوال ۳۱ — ۰۰
۶۵ - احباب جماعت احمدیہ بذریعہ مکرم محترم جناب چراغ دین صاحب سیکرٹری مال ۵۰ — ۰۰
۶۶ - مکرم محترم جناب محمد امین صاحب ۔۔ ۱ — ۰۰
۶۷ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالمنان صاحب رنیالہ خورد ۱۰ — ۰۰
۶۸ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب مظفر گڑھ ۲۴ — ۲۵
۶۹ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ محمد داؤد احمد صاحب سانگلہ ہل ۴ — ۰۰
۷۰ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب ۳ — ۰۰
۷۱ - ۔۔ ۔۔ ۔۔ سید داؤد احمد خان صاحب ننکانہ ۲ — ۰۰
۷۲ - احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بذریعہ مکرم محترم جناب محمد امین صاحب ۴ — ۰۰
۷۳ - مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت مالوکے بھگت ۷ — ۰۰
۷۴ - ۔۔ یعقوب علی صاحب سیکرٹری مالی گھنوکے ججہ ۳ — ۰۰
۷۵ - ۔۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موسیٰ والہ ۳۰ — ۰۰
۷۶ - ۔۔ محمد یوسف صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۱۰ — ۰۰
۷۷ - ۔۔ شیخ محمد اقبال صاحب ۵۷ — ۳۵
۷۸ - ۔۔ نذیر احمد صاحب سکندر آباد میانوالی ۱۰ — ۰۰
۷۹ - ۔۔ عبدالحمید صاحب منڈی ٹاؤن بھکر ۵ — ۰۰
۸۰ - احباب جماعت احمدیہ جہلم بذریعہ عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال ۱۵ — ۰۰
۸۱ - مکرم عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار کھیوڑہ جہلم ۲۰ — ۰۰
۸۲ - ۔۔ سید شریف احمد صاحب گجرات ۱۱ — ۰۰
۸۳ - ۔۔ شیخ محمد صاحب بشادیوال ۵ — ۰۰
۸۴ - احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب ۱۰۳ — ۰۰

(باقی)

# دار القضاء کے اعلانات

(۱)

محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ بیوہ قاضی عبدالوحید صاحب مرحوم ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ۱۹۵۸ء میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک قطعہ زمین رقبہ دس مرلہ پلاٹ ۱۲/۲ واقع محلہ دار النصر بالمقابل ریسرچ انسٹیٹیوٹ الاٹ ہے میرے خاوند مرحوم کے جائز وارث ہیں اور ان کا بیٹا مبارک احمد صاحب قاضی ہیں میں اپنے حصہ کی زمین اپنے بیٹے کے حق میں ترک کرتی ہوں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ بالا پلاٹ میرے بیٹے مبارک احمد صاحب قاضی کے نام منتقل کر دیا جائے اس درخواست پر مکرم محمد اکمل صاحب قریشی ساکن گولبازار اور مکرم محمد اسلم صاحب قریشی شاہد واقف زندگی کے بطور گواہ دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(۲)

محترمہ انور بیگم صاحبہ بیوہ راؤ شمشیر خان صاحب جوئیہ مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند راؤ شمشیر خان صاحب جوئیہ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مقامی صدر انجمن احمدیہ فوت ہو گئے ہیں مرحوم کے نام مکان ۱۱/ بلاک ۱۵ محلہ دار النصر شرقی ربوہ الاٹ ہے۔ یہ مکان میرے اور مرحوم کے تینوں بچوں کے نام الاٹ کر دیا جائے اسی طرح مرحوم کے پراویڈنٹ فنڈ اور بقایا تنخواہ وغیرہ اگر کوئی ہو تو وہ بھی مجھے اور میرے تینوں مندرجہ ذیل بچوں کو دے دیا جائے (۱) راؤ محمد ظفر اللہ خان جوئیہ (۲) راؤ محمد ثناء اللہ خان جوئیہ (۳) راؤ انوار اللہ خان جوئیہ پسران راؤ شمشیر خان جوئیہ مرحوم۔

مرحوم کے والدین نے اپنا حصہ ترک کر کے مجھے اور میرے تین بچوں کو دے دیا ہے جن کی ایک تحریر بھی ارسال ہے

اس درخواست پر ڈاکٹر سراج الدین صاحب صدر محلہ دار النصر شرقی نے تصدیق کی ہوئی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تین یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

# جامعہ نصرت میں یوم اطفال کی تقریب

مجلس سماجی بہبود جامعہ نصرت کے زیر اہتمام ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو یوم اطفال منایا گیا۔ اس تقریب میں بچوں نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ نصرت گرلز ہائی سکول فضل عمر جونیئر ماڈل سکول پرائمری سکول دار البرکات اور پرائمری سکول دار النصر سے تقریباً سوا سو بچے شریک ہوئے۔

جب پروگرام صبح ۹ بجے جامعہ نصرت کے میدان میں کھیلیں ہوئیں۔ مختلف قسم کی کھیلوں کے مقابلہ جات میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ فینسی ڈریس شو کا مقابلہ بھی ہوا۔ صبح کی تقریب میں صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ مہمان خصوصی تھیں۔

پروگرام کے مطابق بچے شام کو پھر اکٹھے ہوئے۔ اب ان بچوں کی ذہنی استعداد اور قابلیت کو پرکھنے کے لئے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں تقریری مقابلہ اور مقابلہ نظم قابل ذکر ہیں۔ چھ بجے یہ مقابلہ جات اختتام پذیر ہوئے اور اس کے بعد مہمان خصوصی محترم بیگم صاحبہ سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اوّل دوم اور سوم آنے والے بچوں میں انعامات دئیے اور اس تقریب میں شریک ہونے والے تمام بچوں میں انعامات دیئے اور اس تقریب میں شریک ہونے والے تمام بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔ پروگرام کے اختتام پر مشروبات سے بچوں کی تواضع کی گئی۔ اور یوں شام کے ساڑھے چھ بجے یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

# فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں

## وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے پیش کردہ وعدہ جات سو فیصدی ادا فرما دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنی دینی اور دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین،

۱۔ مکرم عمو ہیدار مختار محمود صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ۔۔۔ ۵۰۔۱۰۱ روپے
۲۔ ؍ چوہدری سردار خان صاحب رحمٰن پورہ لاہور ۔۔۔ ۰۰۔۵۰۰ روپے
۳۔ ؍ شیخ محمد اکرام صاحب ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۳۰۰ روپے
۴۔ ؍ بشیر احمد صاحب چغتائی واہ کینٹ ۔۔۔ ۰۰۔۵۲۲ ؍
(ابتدائی وعدہ ۲۰۰/-)
۵۔ ؍ رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر ۔۔۔ ۰۰۔۱۰۰۰ ؍
۶۔ ؍ چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ ۔۔۔ ۰۰۔۳۰۹ ؍
۷۔ ؍ محمد خلیق عالم صاحب فاروقی حال ایران ۔۔۔ ۰۰۔۱۵۰ ؍
۸۔ ؍ مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ ۔۔۔ ۰۰۔۲۰۰ ؍
۹۔ ؍ محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال حلقہ نیلہ گنبد لاہور ۔۔۔ ۰۰۔۵۲۰ ؍
۱۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ صاحب ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۵۲ ؍
۱۱۔ بچگان ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۲۶ ؍
۱۲۔ مکرم قریشی عبد الحمید صاحب ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۱۲۵ ؍
۱۳۔ مکرمہ امۃ السبوح صاحبہ ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۵۰ ؍
۱۴۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۱۰۰ ؍
۱۵۔ ؍ چوہدری ناظر علی خان صاحب چک ۶۰ آر۔ بی ضلع لائلپور ۔۔۔ ۰۰۔۱۰۰ ؍
۱۶۔ ؍ ؍ محمد علی خان ؍ ؍ ۔۔۔ ۰۰۔۱۰۰ ؍
۱۷۔ ؍ ؍ شیخ عبد الرشید صاحب شرما شکار پور سندھ ۔۔۔ ۵۰۔۱۰۰۱ ؍
(وعدہ ایک ہزار)

## سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی بلنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر ملازمین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

۵۱۔ مکرم مولوی عبد العزیز صاحب بھٹی نواز آباد ضلع حیدر آباد سندھ ۔۔۔ ۱۵۰ روپے
۵۲۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ ۔۔۔ ۱۰ ؍
۵۳۔ مکرم ماسٹر بشیر حیات صاحب ہیڈ مدرس چک ۱۷۲ ضلع ملتان ۔۔۔ ۵ ؍
۵۴۔ ؍ جناب علی انور صاحب باغبانپورہ لاہور ۔۔۔ ۷۵ ؍
۵۵۔ ؍ ملک محمد اکرم خان صاحب گوجرانوالہ شہر ۔۔۔ ۸ ؍

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## درخواستِ دعا

خاکسار اندنوں شدید مشکلات میں مبتلا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اپنی جملہ مشکلات کے دور ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے (ہدایت احمد کاتب الفضل ربوہ)

# مخلصین جماعت توجہ فرمائیں

78

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک یہ ہے کہ:۔

"ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے اور جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی اور اسلام کے نئے نئے مراکز بھی قائم کئے جائیں گے اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔"

جماعت کے تمام مرد و زن اور بچے و بوڑھے اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ جلد از جلد تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو جائے۔

## کسی بندہ کا مال صدقہ و خیرات سے کم نہیں ہوتا

یہ خوشخبری اس مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جس کی خوشخبریاں چودہ سو سال سے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہی اور آنکھوں کو گرما رہی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرنے سے کسی وقت بھی ہم ہاتھ روک لیں!

چندہ تحریک جدید سال رواں کی ادائیگی کے لئے صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جن احباب نے اپنی ضروریات کے خوف سے تحریک جدید کے چندہ کو التوا میں رکھا ہوا ہے وہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکورہ بالا خوشخبری پر غور فرمائیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اگر آپ خلوص نیت سے چندے کی ادائیگی کو مقدم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسول کی عزت کے صدقے جلد سے جلد آپ کی دنیوی ضروریات بھی بآسانی پوری کر دے گا۔

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

### سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سا مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بمد امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

...دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ :-

# خدام الاحمدیہ کے چھبیسویں (۲۶) سالانہ اجتماع کا انعقاد

## اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب سے فرمایا

ربوہ ۱۹ اخاء۔ کل مورخہ ۱۸ اخاء ۱۳۴۷ ہش بروز جمعۃ المبارک دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوگیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لاکر اپنے بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا سے فرمایا۔ یہ خدام الاحمدیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع ہے۔

ملک کے مختلف حصوں سے خدام ۱۷ اخاء کی شام سے ہی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ ۱۸ اخاء کو صبح ۷½ تا ۱۱ بجے تک خدام نے دفتر بیرون مقام اجتماع سے داخلہ کے ٹکٹ حاصل کئے۔ اور مقام اجتماع میں مقررہ قطعات میں اپنے اپنے خیمے نصب کئے۔

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گیارہ سے ساڑھے گیارہ بجے تک اجتماع کے جملہ امور کا معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد خدام نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدار میں نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کیں۔ ازاں بعد خدام مقام اجتماع میں پہنچ گئے۔ ۳ بجے خدام کی حاضری ہوئی۔ اور جملہ خدام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتظار میں مقام اجتماع میں پنڈال کے نیچے جمع ہوگئے۔ ساڑھے تین بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر جملہ خدام نے کھڑے ہو کر اور اسلامی نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر نشست پر جلوہ افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد جملہ خدام نے حضور کی اقتداء میں خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم صالح محمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا (اس خطاب کا ملخص اسی شمارہ میں صفحہ اول پر پیش کیا جا رہا ہے) خطاب کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ خدام، اطفال اور زائرین نے شرکت کی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع کا معائنہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد پونے پانچ بجے سے ۶ بجے تک جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں خدام کے کبڈی اور فٹ بال کے میچز ہوئے۔ خدام نے ذوق و شوق کے ساتھ ان مقابلہ جات سے حظ اٹھایا۔ دو کبڈی کے میچ ہوئے اور دو فٹ بال کے۔ کبڈی کا ایک میچ ربوہ اور ملتان کے مابین ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم ایک پوائنٹ سے جیت گئی۔ کبڈی کا دوسرا میچ سرگودھا ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن کے درمیان ہوا جس میں سرگودھا ڈویژن کی ٹیم نے چار پوائنٹس سے جیت حاصل کی۔ فٹ بال کا ایک میچ راولپنڈی ڈویژن اور کراچی کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں اول الذکر ٹیم نے تین گول سے دوسری ٹیم کو شکست دی۔ فٹ بال کا دوسرا میچ ربوہ اور لاہور کے مابین ہوا۔ اس میچ میں ربوہ کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔

امسال اجتماع کے پہلے روز ۱۷۷ مجالس کے ۲۴۰۵ خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال پہلے روز ۱۴۴ مجالس کے ۲۱۸۷ خدام شامل ہوئے تھے امسال اجتماع میں شامل ہونے والے بیرونی مجالس کے خدام کی تعداد ۱۹۹۱ مجالس ربوہ کے خدام کی تعداد ۴۱۴ ہے۔

## خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

بقیہ صفحہ اول

اور اس امر کا فیصلہ کہ مال صرف صالح نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پسندیدہ بھی ہو انسان نہیں کر سکتا پس اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الامین کے تینوں معنوں کی لطیف تشریح فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی امانت کے ذکر میں فرمایا کہ اللہ کی امانت میں خیانت نہ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حقوق اللہ کو پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ عبودیت کے مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر بنیادی حق ہے دوسرا حق حقوق العباد کا ہے۔ جس کے تحت پہلا حق نفس کا ہوتا ہے۔ ہدایت کے اور اپنے نفس کو قائم رکھنا بنیادی حق ہے۔ انسان کو کوشش کر کے یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ ہوائے نفس کو جیسے چاہے دبا لے۔ دوسرا حق اخلاقی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے۔ فرمایا کہ میرے نزدیک یہ بھی نفس کا حق ہے کیونکہ عزت نفس حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان اخلاق کے اعلیٰ مقام پر کھڑا نہ ہو۔ تیسرے جسم اور روح کو پاک صاف رکھنا ہے روح کی پاکیزگی میں خیالات کی پاکیزگی مقدم ہے

آپس کی باہمی امانت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپس کی امانتوں کو ادا کرنے کے لئے معاشرے اور شہریت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے معاملات میں اسلامی تعلیم کی باریکیوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر اسلامی تعلیم پر عبور حاصل نہ ہو تو جنہیں علم حاصل ہے ان کی باتوں کو تسلیم کر کے دین العجائز اختیار کیا جائے۔

رسول کی امانت میں خیانت نہ کرنے کے ذکر میں فرمایا کہ اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو قائم کیا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں قرآنی اصول اپنائے۔ نیز اتباع سنت اور احیائے سنت ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ جب تک احمدی نوجوان ان ہر سہ امانتوں کو اختیار نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کا وارث نہیں بن سکتا جس کے وعدے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے گئے ہیں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کا ملخص بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ سے بنیادی طور پر جماعت احمدیہ اور خلفائے احمدیہ دو مطالبے کرتے ہیں۔ اول القوی ہونا دوم الامین ہونا۔

دعا کے بعد جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام اور اطفال کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس اجتماع کی بھی بہت سی امانتیں ہیں۔ خدام اور اطفال کا فرض ہے کہ وہ ذوق و شوق سے انہیں نبھائیں

مرتبہ :- عطاء المجیب راشد

### ضروری گزارش

خاکسار مرکز کی منظوری سے "تاریخ احمدیت جموں و کشمیر" مرتب کر رہا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے اس کتاب کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز التماس ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے احباب جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہو یا ان کے بزرگوں میں سے جس نے احمدیت قبول کی ہو وہ اپنے اور مرحوم بزرگوں کی قبول احمدیت کے حالات لکھ کر درج ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں تا کہ انہیں کتاب میں درج کیا جا سکے۔ محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ مسجد احمدیہ کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر